جلد ۵۲/۱۷ ۔ ۲۷ شہادہ ۱۳۴۲ھ ش ۔ ۲ ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ ۔ ۲۷ اپریل ۱۹۶۳ء ۔ نمبر ۹۹


# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع


محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب


ربوہ ۲۶ ر اپریل بوقت سوا آٹھ بجے صبح

کل دن بھر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو ضعف کی شکایت رہی ۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین اللّٰھم آمین

## قابلِ توجہ انصار اللہ احباب

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں ۔

" مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ کتب سلسلہ کے امتحانوں میں شریک ہونے والوں کی تعداد خدام میں بھی اور انصار میں بھی ابھی تک بہت کم ہے ۔ اس کا ایسا انتظام ہونا چاہیئے کہ کوئی خواندہ ممبر انصار اللہ سوائے بیماری یا کسی اور سخت معذوری کے ایسے امتحان کی شرکت سے محروم نہ رہے ۔ یہ امتحان گویا ایک گھریلو درسگاہ کا حکم رکھتا ہے اور ضروری ہے کہ ان امتحانوں میں انصار اللہ زیادہ سے زیادہ حصہ لیں "

(ماہنامہ انصار اللہ نومبر ۱۹۶۲ء)

اس ارشاد کی تعمیل میں ہر رکن انصار اللہ اپنی لیاقت کے مطابق معیار اول یا معیار دوم کے امتحانات میں شریک ہو کر عنداللہ ماجور ہوں ۔ قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

## ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# نیک کام اگر ریاء الناس کے لئے کیا جائے تو وہ عذاب کا موجب بن جاتا ہے

## ہمارے سب اقوال اور افعال محض خدا تعالےٰ کی رضا کی خاطر ہونے چاہئیں

" ریاء الناس کے لئے خواہ کوئی کام بھی کیا جاوے اور اس میں کتنی ہی نیکی ہو وہ بالکل بے سود اور الٹا عذاب کا موجب ہو جاتا ہے ۔ احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ ہمارے زمانہ کے فقراء خدا تعالےٰ کے لئے عبادت کرنا ظاہر کرتے ہیں ، مگر دراصل وہ خدا تعالےٰ کے لئے نہیں کرتے بلکہ مخلوق کے واسطے کرتے ہیں ۔ انہوں نے عجیب عجیب حالات ان لوگوں کے لکھے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ان کے لباس کے متعلق لکھا ہے کہ اگر وہ سفید کپڑے پہنتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ عزت میں فرق آئے گا اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اگر میلے رکھیں گے تو عزت میں فرق آئے گا ۔ اس لئے امراء میں داخل ہونے کے واسطے یہ تجویز کرتے ہیں کہ اعلےٰ درجہ کے کپڑے پہنیں مگر ان کو رنگ لیتے ہیں ۔ ایسا ہی اپنی عبادتوں کو ظاہر کرنے کے لئے عجیب عجیب راہیں اختیار کرتے ہیں ۔ مثلاً روزہ کے ظاہر کرنے کے واسطے وہ کسی کے ہاں کھانے کے وقت پر پہونچتے ہیں اور وہ کھانے کے لئے اصرار کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ آپ کھائیے میں نہیں کھاؤں گا ۔ مجھے کچھ عذر ہے ۔ اس فقرہ کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ مجھے روزہ ہے ۔ اس طرح پر حالات ان کے لکھے ہیں ۔ پس دنیا کی خاطر اور اپنی عزت اور شہرت کے لئے کوئی کام کرنا خدا تعالےٰ کی رضامندی کا موجب نہیں ہو سکتا ۔ ۔ ۔ ہمارے سب اقوال اور افعال اللہ تعالےٰ کی خاطر ہونے چاہئیں ۔ "

(ملفوظات جلد چہارم ص۴۹)

## مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے

جیسا کہ جملہ قائدین خدام الاحمدیہ کو بذریعہ سرکلر معلوم ہو چکا ہو گا ۔ امسال غیر از جماعت احباب میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے ۵ استمبر ۱۹۶۳ء کا دن مقرر کیا گیا ہے ۔ اس روز ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے کہ وہ اپنے دوسرے کاموں سے الگ ہو کر یہ دن صرف پیغام حق پہنچانے میں صرف کرے ۔ محبت ۔ اخلاق ۔ پیار اور دلی درد کے ساتھ وہ نعمت جو اللہ تعالےٰ نے اسے دی دوسرے احباب کو پیش کرے ۔

اللہ تعالےٰ کا پیغام دوسرے احباب تک پہنچانا نہایت ضروری ہے ۔ خدا تعالےٰ کو بھولی ہوئی مخلوق کو پھر واپس اپنے خالق کے آستانہ پر لانا بہت بڑے ثواب کا کام ہے ۔ اور اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس کا بہت بڑا اجر ہے ۔ اور یہی اجر خدا تعالےٰ کے حضور وزن رکھے گا ۔ پس اس قیمتی وقت سے فائدہ اٹھائیے ۔ خدام کے علاوہ دیگر احباب جماعت بھی اس موقعہ پر خدام کے ساتھ شریک ہوں ۔ اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دینی ضروری ہے ۔ ضروری لٹریچر نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ سے منگوایا جا سکتا ہے ۔ میں امید کرتا ہوں کہ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ ایک تنظیم کے ماتحت اپنا فرض ادا کریں گی ، اور خدام کی تعداد کے لحاظ سے حلقے مقرر کر لیں گی ۔ تاکہ اس دن صبح ہی خدام اپنے اپنے حلقہ میں پہنچ جائیں ۔ (مہتمم اصلاح و ارشاد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## احباب جماعت سے ایک ضروری اپیل


از مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ


تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں داخلہ شروع ہے ۔ لیکن باہر سے آنے والے طلباء کی تعداد کم ہے ۔ یہ امر احباب جماعت کی عدم توجگی پر دلالت کرتا ہے ۔ یہ قومی سکول احباب کا اپنا ادارہ ہے ۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص دینی اور جماعتی مقاصد کے پیش نظر جاری فرمایا تھا ۔ احباب جماعت کو اس سکول میں اپنے ہونہار بچے بھیجکر بیک وقت دینی و دنیاوی تعلیم دلوانے کا فرض


(باقی صفحہ)



مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ - اپریل ۶۳ء

# حیاتِ مسیحؑ کا مسئلہ

ماسٹر محمد ابراہیم صاحب مڈ رانجھا ضلع سرگودہا اپنے مضمون "حیاتِ مسیح علیہ السلام" میں "ساتویں دلیل" کے ماتحت فرماتے ہیں:۔

"قرآن مجید اہلِ کتاب کے باہمی تنازعات کا فیصلہ کرتا ہے۔ حق کی تائید اور باطل کی تردید کرتا ہے۔ وہ تفصیل لکل شی ہے۔۔ ۔۔۔ یہود و نصاریٰ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کے متعلق اختلاف تھا۔ قرآن مجید کے نزول کا ایک مقصد لیحکم بینہم ہے (پارہ ۳ ع ۱۱) قرآن مجید نے اس اختلاف کا فیصلہ فرما دیا ہے۔ یہودیوں کا دعویٰ تھا انا قتلنا المسیح یعنی ہم نے مسیحؑ کو قتل کر دیا۔ اور عیسائیوں کا دعویٰ تھا کہ مسیحؑ زندہ آسمان پر اٹھایا گیا۔ ملاحظہ ہو "مسیح نے سولی پر جان دیدی"۔ (یوحنا ب ۱۹، آیت ۳۰) اور اس کے بعد تیسرے دن قبر سے جی اٹھا اور اپنے شاگردوں کے سامنے زندہ آسمان پر اٹھایا گیا"۔ (لوقا م ۲ - ۵۱) قرآن مجید نے وما قتلوہ یقیناً فرما کر یہود کے عقیدہ کی بطالت ظاہر فرمائی۔ اگر نصاریٰ کا عقیدہ بھی باطل ہوتا تو قرآن مجید میں اس کی واضح تردید ہوتی۔ مگر قرآن پاک نے بل رفعہ اللہ الیہ فرما کر ان کے عقیدے کی تائید کر دی۔ نیز ما صلبوہ کے ذریعہ واقعہ صلیب کی نفی فرما کر عیسائیوں کے مسئلہ کفارہ کی تردید فرمائی اور صلیب دئے جانے کا انکار کر کے عیسائیوں کے بنیادی مسئلہ کفارہ کا رد فرمایا۔ مگر مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ "حضرت عیسے علیہ السلام کو صلیب دی گئی مگر وہ وہاں مرے نہ تھے بلکہ شل مردہ ہو گئے تھے (رازِ حقیقت صٓ۲ مصنفہ مرزا قادیانی مطبوعہ ربوہ) یاد رکھیئے کہ مرزائیوں کا یہ عقیدہ قرآن، حدیث، شہادت بائیبل اور اہلِ کتاب کے عقیدہ کے بھی خلاف ہے چنانچہ مرزا صاحب اپنی کتاب "توضیح مرام" مطبوعہ ربوہ صٓ۳ پر لکھتے ہیں کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کا کسی قدر اختلاف کے ساتھ یہ خیال ہے کہ حضرت مسیح ابن مریمؑ اسی عنصری وجود سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں اور پھر وہ کسی زمانہ میں آسمان سے اتریں گے" پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسے علیہ السلام زندہ بجسدہ العنصری آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں۔ فھو المطلوب"۔

(دعوت لاہور مورخہ ۲/۶۳ صٓ۱۲ (۲۶)

اس کے بعد آٹھویں دلیل یہ دیتے ہیں:۔

"رفع اس وقت ہوا کہ جب یہود قتل کرنا چاہتے تھے۔ قتلِ مسیحؑ کے بجائے قرآن مجید سے رفع ثابت ہے۔ اگر رفع کے معنی عزت کی موت یا رفع روحانی مراد لئے جائیں جیسا کہ مرزائیوں کا عقیدہ ہے تو یہود سچے قرار دئے جا سکتے ہیں اور معاذ اللہ کلامِ خدا کی سچائی ثابت نہیں ہوتی، موت کا سامان وہی تھا جو یہودیوں نے تیار کر رکھا تھا۔ اس سے یہود کا دعویٰ قتلِ مسیحؑ ثابت ہوتا ہے۔ پس رفع سے مراد عزت کی موت لینا کسی طرح جائز نہیں۔ نیز مرزائی حضرات کہتے ہیں کہ بائیبل کے مطابق صلیبی موت سے مرنے والا لعنتی ہوتا ہے۔ (سراج منیر مصنفہ مرزا قادیانی وغیرہ) حالانکہ بائیبل میں صرف یہ ہے کہ "اگر کسی نے کوئی ایسا گناہ کیا ہو جس سے اس کا قتل واجب ہو اور تو اسے مار کر درخت سے ٹانگ دے تو اس کی لاش رات بھر درخت پر لٹکی نہ رہے بلکہ تو اسی دن اسے دفن کر دینا کیونکہ جسے پھانسی ملتی ہے وہ خدا کی طرف سے ملعون ہے۔" (استثناء ۲۱ $\frac{۲۲}{۲۳}$) یاد رکھیئے کہ اس میں صرف مجرم کا ذکر ہے۔ بے گناہ مصلوب کے لئے لعنتی ہونے کا حکم موجود نہیں، مرزائیوں کی تفسیر کے مطابق یہود کا یہ دعویٰ تھا کہ ہم نے مسیحؑ کو (نعوذ باللہ) لعنتی موت مارا ہے مگر کے ملعون ہونے کے نصاریٰ بھی قائل ہیں (گلتیوں $\frac{۳}{۱۳}$) اس میں دونوں گروہ متفق ہیں۔ ان میں اختلاف صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان کی طرف اٹھائے جانے کا تھا۔ اس مقدمہ میں قرآن مجید نے نصاریٰ کی تائید کی اور باقی مسائل میں دونوں کے باطل عقائد کی تردید کر دی۔"

(ایضاً)

ذیل میں ہم گلتیوں کے نام پولوس رسول کے خط کا متعلقہ حوالہ بھی درج کر دیتے ہیں۔

"مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا
اس نے ہمیں مول لے کر شریعت
کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا
ہے جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ
لعنتی ہے۔ (گلتیوں $\frac{۳}{۱۳}$)

ذیل میں ہم قرآن کریم کی متعلقہ آیات بھی نقل کر دیتے ہیں:۔

"وقولھم انا قتلنا
المسیح عیسی ابن مریم
رسول اللہ وما قتلوہ
وما صلبوہ ولٰکن شبہ
لھم وان الذین
اختلفوا فیہ لفی شکٍ
منہ ما لھم بہٖ من علمٍ
الا اتباع الظن وما
قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ
الیہ وکان اللہ عزیزاً
حکیماً وان من اھل الکتٰب
الا لیؤمنن بہٖ قبل موتہٖ
ویوم القیٰمۃ یکون
علیھم شھیداً۔

(سورہ نساء ۱۵۶ تا ۱۵۹)

ترجمہ:۔

اور ان (اہلِ کتاب) کے اس قول کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم رسول اللہ کو قتل کر دیا ہے اور انہوں نے نہ تو قتل کیا اور نہ صلیب پر مارا لیکن ان کے واسطے وہ یعنی مسیح مقتول سے مشابہ کیا گیا اور یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اس بارے میں باہم اختلاف کیا اس واقعہ کے متعلق شک میں ہیں ان کو سوائے ظن کی پیروی کے اس کا علم نہیں ہے اور یقیناً انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالےٰ نے اس کو اپنی طرف رفع کیا اور اللہ تعالےٰ بڑی عزت اور حکمت والا ہے اور اہلِ کتاب میں سے کوئی بھی نہیں مگر وہ اس واقعہ پر اپنی موت سے پہلے ایمان لائے گا اور روزِ قیامت خود مسیح ان کے خلاف گواہ ہو گا"۔

قرآن کریم کی ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ اہلِ کتاب کا صرف یہ اتہام نہیں تھا کہ انہوں نے مسیح ابن مریم علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے بلکہ ان کا یہ اتہام بھی تھا کہ انہوں نے آپ کو صلیب پر چڑھا کر مارا ہے۔ یعنی آپ نعوذ باللہ لعنتی موت مرے ہیں۔ کیونکہ ازروئے استثناء ۲۱ $\frac{۲۲}{۲۳}$ جسے لکڑی پر پھانسی دیکر مارا جائے وہ لعنتی موت مرتا ہے۔ چنانچہ جیسا کہ اوپر کے حوالہ سے ظاہر ہے خود پولوس نے بھی اپنے معتقدین کو یہی بتایا اور نعوذ باللہ آپ کی لعنتی موت کو تسلیم کر لیا مگر اس کی بنا پر انہوں نے کفارہ کا وہ مسئلہ ایجاد کیا جس پر موجودہ عیسائیت کی بنیاد ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ عقیدہ پولوس کا تھا اور آج کل کے اکثر عیسائی پولوس کے ہی عقیدہ پر ہیں تاہم جیسا کہ کثیر شہادت سے جو دریافت ہوئی ہے واقعہ کے متعلق تمام حواریوں کا فی الحقیقت یہ عقیدہ نہیں تھا بلکہ ان میں اور یہودیوں میں مسیح علیہ السلام کے قتل اور صلیب پر مارے جانے کے متعلق اختلاف تھا یہودی کہتے تھے کہ ہم نے اس کو قتل کر دیا ہے اور (نعوذ باللہ) صلیب پر چڑھا کر لعنتی موت مارا ہے اس سے ثابت ہوا کہ وہ خدا کی طرف سے نہیں تھا اور نہ اس کو اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل ہوا ہے اس لئے قرآن مجید نے نہ صرف قتل کا انکار کیا ہے بلکہ صلیب پر مارے جانے کا بھی انکار کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ چشم دید گواہ کے طور پر یہودی اور حواری جانتے تھے کہ آپ کو صلیب پر ضرور چڑھایا گیا تھا۔ اگر آپ کو صلیب پر نہ چڑھایا گیا ہوتا تو قرآن کریم کو بھی یہ کہنے کی ضرورت نہ تھی کہ "ماصلبوہ" یعنی آپ کو صلیب پر نہیں مارا گیا۔ اس طرح یہودی۔ حواری اور قرآن کریم تینوں اس واقعہ کو تسلیم کرتے ہیں کہ آپ کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا مگر یہودی یہ مانتے ہیں کہ آپ صلیب پر فوت ہو گئے تھے اور ہمیں یقین ہے جیسا کہ اناجیل اربعہ سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ رازدار حواری حقیقتاً آپکی صلیب پر موت کے قائل نہیں تھے۔ اس طرح یہودیوں اور حواریوں کے عقیدہ میں اختلاف تھا۔ قرآن کریم نے اسی اختلاف کی طرف اشارہ کیا ہے۔ پولوس حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں میں سے نہیں تھا بلکہ پہلے وہ آپ کا سخت دشمن تھا البتہ بعد میں بظاہر اپنے ایک خواب یا مکاشفہ کی بنا پر عیسائی ہو گیا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا عقیدہ یہودیوں کی طرح یہی ہو کہ آپ صلیب پر فوت ہو گئے تھے اور چونکہ یہودیوں کے خوف سے رازدار حواری بھی بظاہر یہی کہتے تھے اس سے پولوس نے کفارہ کا مسئلہ ایجاد کیا جس کی مثالیں رومن اور بت پرستانہ دیومالا میں پہلے ہی موجود تھیں۔ گلتیوں کے نام خط میں اس نے اسی عقیدہ کو بیان کیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہودیوں اور حواریوں میں اس بات میں تو قطعاً کوئی اختلاف نہ تھا کہ آپ کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔ اناجیل اربعہ میں اس واقعہ کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اور قرآن کریم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ اگر یہ واقعہ نہ ہوتا تو قرآن کریم کو صلیب کے ذکر کی ضرورت نہ تھی۔ چونکہ یہودیوں کا قول تھا کہ آپ صلیب پر مارے گئے ہیں اس لئے نعوذ باللہ لعنتی موت سے مرے ہیں۔ قرآن کریم نے اس کی تردید کی ہے اور بتایا ہے کہ آپ صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے تھے اس لئے یہودی جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ شریعت کے مطابق لعنت کی موت مرے ہیں۔ یہودیوں کا یہی ظلم تھا جس کی وجہ سے قرآن کریم انہیں ملزم ٹھہراتا ہے۔

(باقی)

ماضی کے خزانے

# حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کا ایک ورق

## توکل علی اللہ کے ایمان افروز واقعات

حال ہی میں الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ نے حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سوانح "**مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین**" جو مدت سے نایاب تھی اہتمام کے ساتھ شائع کی ہے۔ یہ کتاب حضرت مولوی صاحب رضؓ کی زندگی کے نہایت دلچسپ سبق آموز، ایمان افروز اور متوکلانہ حالات وکوائف پر مشتمل ہے جو تربیت و اصلاح کے لئے حد درجہ مفید ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مولوی صاحب رضؓ کو علم دین، زہد و اتقاء، محبت قرآن پاک اور توکل علی اللہ میں کتنا بلند مقام حاصل تھا۔ احباب کو کثرت کے ساتھ اس کتاب کو خریدنا پڑھنا اور زیر مطالعہ رکھنا چاہیئے۔ نوجوانوں کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت مفید اور ضروری ہے۔

اس کتاب میں سے بطور نمونہ چند اقتباسات افادۂ احباب کے لئے درج ذیل ہیں۔

### لکھنؤ کا قصد

میں نے لکھنؤ کا قصد کیا۔ میرے مکرم دوست عبدالرحمٰن خاں، مالک مطبع نظامی میرے بھائی کے دوست تھے۔ ان کے پاس کانپور میں ٹھہرا۔ انہوں نے حکیم صاحب (حکیم علی حسین صاحب لکھنوی) کی بہت تعریف کی اور دوسرے دن گاڑی میں سوار کرا کر لکھنؤ روانہ کیا۔ کچی سڑک اور گرمی کا موسم گرد و غبار نے مجھے خاک آلود کر دیا تھا۔ کہ میں لکھنؤ پہنچا۔ جہاں وہ گاڑی ٹھہری وہاں اترتے ہی میں نے حکیم صاحب کا پتہ پوچھا۔ خدائی عجائبات ہیں کہ جہاں گاڑی ٹھہری۔ اس کے سامنے ہی حکیم صاحب کا مکان تھا۔ یہاں ایک پنجابی مثل یاد کرنے کے قابل ہے "رب کرے اولیاں رب کرے سولیاں" میں اسی وحشیانہ حالت میں مکان میں جا گھسا۔ ایک بڑا ہال نظر آیا۔ ایک فرشتہ خصلت۔ دلربا حسین۔ سفید ریش۔ نہایت سفید کپڑے پہنے ہوئے ایک گدیلے پر چار زانو بیٹھا ہوا۔ پیچھے اس کے ایک نہایت نفیس تکیہ اور دونوں طرف چھوٹے چھوٹے تکیے۔ سامنے پان دان اگالدان، خاص دان۔ قلم دوات۔ کاغذ دھرے ہوئے۔ ہال کے کنارے کنارے جیسے کوئی التحیات میں بیٹھتا ہے۔ بڑے خوشنما چہرے قرینے سے بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ نہایت براق چاندنی کا فرش اس ہال میں تھا۔ وہ قہقہہ دیوار دیکھ کر میں حیران سا رہ گیا۔ کیونکہ پنجاب میں کبھی ایسا نظارہ دیکھنے کا مجھے اتفاق نہیں ہوا تھا۔ بہرحال اس کے مشرقی دروازہ سے (اپنا بستہ اس دروازہ ہی میں رکھ کر) حضرت حکیم صاحب کی طرف جانے کا قصد کیا۔ گرد آلود پاؤں جب اس چاندنی پر پڑے تو اس نقش و نگار سے میں خود ہی محجوب ہو گیا۔ حکیم صاحب بے تکلف جا پہنچا۔ اور وہاں اپنی عادت کے مطابق زور سے السلام علیکم کہا جو لکھنؤ میں ایک نرالی آواز تھی۔ یہ تو میں کہہ نہیں سکتا کہ حکیم صاحب نے وعلیکم السلام دو دسے یا دبی آواز سے کہا ہو، مگر میرے ہاتھ بڑھانے سے انہوں نے ضروری ہاتھ بڑھایا۔ اور خاکسار کے خاک آلود ہاتھوں سے اپنے ہاتھ آلودہ کئے اور میں دو زانو بیٹھ گیا۔ یہ میرا دو زانو بیٹھنا بھی اس چاندنی کے لئے عجیب نظارہ کا موجب ہوا وہ یہ ہے کہ ایک شخص نے جو اراکین لکھنؤ سے تھا اس وقت مجھے مخاطب کر کے کہا کہ آپ کس مہذب ملک سے تشریف لائے ہیں۔ میں تو اپنے قصور کا پہلے ہی قائل ہو چکا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد" میں نے نیم نگاہی کے ساتھ اپنی جوانی کی ترنگ میں اس کو یہ جواب دیا کہ یہ بے تکلفیاں اور السلام علیکم کی بے تکلف آواز دادی غیر ذی زرع کے امی اور بکریوں کے چرواہے کی تعلیم کا نتیجہ ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ فداہ ابی وامی۔

میرے اس کہنے کی آواز نے بجلی کا کام دیا۔ اور حکیم صاحب پر وجد طاری ہوا۔ اور وجد کی حالت میں اس امیر کو کہا کہ آپ تو بادشاہ کی مجلس میں رہے ہیں کبھی ایسی زک آپ نے اٹھائی ہے۔ اور تھوڑے وقفہ کے بعد مجھ سے کہا کہ آپ کا کیا کام ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں پڑھنے کے لئے آیا ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں اور پڑھانے سے مجھے ایک انقباض ہے۔ میں خود تو نہیں پڑھا سکتا۔ میں نے قسم کھا لی ہے کہ اب میں نہیں پڑھاؤں گا۔ میری طبیعت ان دنوں بہت جوشیلی تھی اور شاید شہر کا بقیہ بھی ہو۔ اور حق تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہی کے کام ہوتے ہیں۔ منشی محمد قاسم صاحب کی فارسی تعلیم نے یہ تحریک کی کہ میں نے جوش بھری اور دردمندانہ آواز سے کہا کہ شیرازی حکیم نے بہت ہی غلط کہا۔

بجانیدن دل جہل است و کفارہ یمین سہل

الحمد للہ دوبارہ ان کو وجد ہوا اور چشم پرآب ہو گئے تھوڑے وقفہ کے بعد فرمایا۔ مولوی نورکریم حکیم ہیں اور بہت لائق ہیں میں آپ کو ان کے سپرد کر دوں گا وہ آپ کو اچھی طرح پڑھا دیں گے۔ جس پر میں نے عرض کی۔ کہ مالک خدا تنگ نیست و پائے مرداں لنگ نیست۔ تب آپ پر تیسری دفعہ وجد کی حالت طاری ہوئی۔ اور فرمایا ہم نے قسم توڑ دی۔ اس کے بعد حکیم صاحب تو گھر کو تشریف لے گئے اور وہ لوگ جو مختلف اغراض اور بیماریوں کے لئے آئے تھے اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔ میں بھی تنہائی کو غنیمت سمجھ کر اپنا بوریا بدھنا سنبھالا اور اس مکان سے باہر نکلا۔ میرے بھائی صاحب کے دوست علی بخش خاں مرحوم مطبع علوی کے مالک تھے۔ میں ان کے مکان پر پہنچا وہاں میں نے بڑا آرام پایا۔ غسل کیا۔ کپڑے بدلے۔ خاں صاحب نے انار کا ایک خوبصورت درخت دکھایا۔ جو ان کے مطبع والے مکان میں تھا۔ اور فرمایا کہ یہ تمہارے بھائی کی یادگار ہے۔ وہاں آرام پا کر میں مختلف علماء سے جو لکھنؤ میں تھے ملا اور عجیب عجیب باتیں سننے میں آئیں۔

### عجیب سفر

بھیرہ میں جب میں علاج کرتا تھا۔ تو ایک ایسے مکان میں بیٹھتا تھا جو ایک طبیب کے لئے نہایت مناسب تھا۔ اور اس میں بیٹھ کر عورت اور مرد دونوں کے حالات بے تکلف سن سکتا تھا میں اپنے والد صاحب کے ارشاد سے وہاں بیٹھتا اور علاج کرتا تھا۔ مکان وہ بہت وسیع تھا۔ والد صاحب کی وفات کے تھوڑے دنوں بعد میرے ایک بھائی صاحب نے جن کے مجھ پر بڑے بڑے احسانات ہیں (منجملہ ان احسانات کے یہ کہ انہوں نے مجھ کو پڑھایا پرورش کیا۔ شادی کی اور بھی بڑے بڑے احسان ہیں اور میں ہمیشہ ان کے لئے دعائیں کرتا ہوں مجھ سے آکر فرمایا)۔ کہ یہ مکان میرے روپیہ سے بنا ہے۔ اور میرے ہی روپیہ سے یہ درست کیا گیا۔ تم اس قدر لکھ دو میں تو ان پر اپنے جان و مال سب کو قربان کرنے کے لئے تیار تھا۔ میں نے نہایت انشراح صدر سے ان کے حسب منشاء لکھ دیا۔ اور اپنے طالب علموں سے کہا کہ یہاں سے دوائیں اٹھا کر فلاں مسجد کے حجرہ میں رکھ دو۔ اور اسی وقت وہ مکان خالی کر دیا۔ روپیہ اس وقت میرے پاس بالکل نہ تھا۔ میں نے سمجھا کہ یہ میرے استاد بھی ہیں مربی بھی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ان کے دل میں ذرا بھی کدورت پیدا ہو۔ ایک دو روز کے بعد میری والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ اس تحریر کا منشاء یہ نہ تھا کہ تم وہاں سے چلے جاؤ۔ اس تحریر کا منشاء کچھ اور ہی تھا جس کا اثر تم پر نہیں پڑ سکتا تھا۔ کچھ انہوں نے کسی اصل بات کی طرف اشارہ بھی کرنا چاہا۔ مگر میں مکان چھوڑ ہی چکا تھا۔

### مکان کی تعمیر

وہاں ایک سرکاری زمین تھی جس کو کمیٹی کی زمین کہتے تھے۔ میں نے اپنے ایک دوست مستری سے کہا کہ تم اس زمین پر مکان بناؤ۔ اور ایک ہندو سے کہا کہ تم روپیہ دے دو۔ مکان بننا شروع ہو گیا۔ وہاں تحصیلدار (جن کا نام مقرب خان تھا اور جو راولپنڈی کے علاقہ کے رہنے والے تھے) نے میرے پاس کہلا بھجوایا کہ اول تو کوئی مکان بلا اجازت اور بغیر اجازت اور بغیر نقشہ منظور کرائے بنانا جائز نہیں۔ پھر یہ کہ سرکاری زمین میں مکان بنانا قانون کے خلاف ہے۔ میں بسبب ادب کے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مگر اطلاع دیتا ہوں کہ کمیٹی بھی گو بسبب ادب کے کچھ نہیں کہہ سکی لیکن انہوں نے ڈپٹی کمشنر کو رپورٹ کر دی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ یہ مکان بنا بنایا گرا دیا جائے گا۔ میرے دوست مستری نے بھی یہی کہا۔ مگر چونکہ میرا دل انشراح صدر سے یہی کہتا تھا کہ مکان ضرور بنے گا۔ اس لئے میں نے کہا کہ تم اپنا کام کئے جاؤ۔ صاحب ڈپٹی کمشنر نے کمیٹی والوں کی رپورٹ پر کہا کہ ہم بہت جلد وہاں آنے والے ہیں۔ خود ہی آ کر موقعہ ملاحظہ کریں گے۔ چنانچہ وہ آئے اور بعد ملاحظہ فرمایا کہ جس قدر مکان بن چکا ہے۔ وہ تو ابھی رہنے دو۔ باقی تعمیر کا کام روک دو۔ میں بھی اس وقت وہاں قریب کے مکان میں موجود تھا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب کے تشریف لانے کی خبر سنکر وہاں گیا۔ تو ڈپٹی کمشنر صاحب وہاں سے چلے گئے تھے۔ اور بہت سے قدم آگے نکل گئے تھے۔ مجھ کو آتا دیکھ کر شاید ان کے ہمراہی لوگوں میں سے کسی نے کہا ہو گا کہ مکان بنوانے والا آ گیا ہے۔ وہ پھر واپس آئے اور ان کو واپس ہوتے دیکھ کر میرے دل نے کہا کہ حکم لوٹ گیا۔ جب وہ آ گئے تو مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ تم جانتے ہو کہ یہ سرکاری زمین ہے؟ میں نے کہا ہاں، مگر سارا شہر ہی سرکاری زمین ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ کس طرح؟ میں نے کہا کہ اگر سرکار کو اس شہر کے مقام پر توپ کا میدان بنانا پڑے تو کیا شہر کے لوگ انکار کر سکتے ہیں؟ کہا ہاں نہیں کر سکتے۔ میں نے کہا بس۔ اسی طرح ہر جگہ سرکاری ہی کہلاتی ہے۔ تب

انہوں نے کہا کہ آپ کا مکان سرکاری زمین کے کتنے حصہ میں بن سکتا ہے میں نے کہا کہ ایک طرف تو سڑک ہے دوسری طرف بھی شارع عام ہے۔ اس کے درمیان جتنی زمین ہے اس میں مکان بن سکتا ہے۔ فرمایا کہ اچھا ابھی میخیں گاڑ دو۔ چنانچہ میخیں گاڑ دی گئیں۔ پھر تحصیلدار اور میونسپلٹی کے لوگوں سے پوچھا کہ آپ لوگوں کو کوئی اعتراض نہیں؟ انہوں نے کہا کہ ان کا مکان تو نافع علم ہوتا ہے۔ ہم کو کوئی اعتراض نہیں۔ مجھ سے فرمایا کہ اچھا آپ اپنا مکان بنائیں۔ جب وہ چلے گئے تو تحصیلدار نے میرے پاس آ کر کہا کہ یہ تو سکھا شاہی فیصلہ ہوا ہے کیونکہ ڈپٹی کمشنر صاحب کو خود بھی اختیار اس طرح سرکاری زمین دینے کا نہیں ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ خاموش رہیں۔ بہت دور جا کر ڈپٹی کمشنر پھر واپس آئے اور مجھ سے فرمایا کہ سڑک کے ساتھ بدرو ہے آپ کو اس کے سبب سے بہت تکلیف پہنچیگی میں نے کہا کہ میں نے سنا ہے انگریز بہت عقلمند ہوتے ہیں۔ آپ ہی کوئی تدبیر بتائیں۔ کہا میں نے تدبیر یہ سوچی ہے کہ سرکار کی طرف سے آپ کے مکان کا پشتہ کمیٹی بنا دے پھر کمیٹی والوں سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ آپ کو کوئی اعتراض ہے؟ انہوں نے کہا نہیں وہ تحصیلدار مجھ سے کہنے لگا کہ یہ ایک ہزار روپیہ اور ہم پر جرمانہ ہوا۔ میں نے ان سے کہا کہ تم ان باتوں کو کیا سمجھ سکتے ہو۔

## سفر دہلی

اس مکان کے بننے میں جب بارہ سو روپیہ خرچ ہو گیا تو مجھ کو خیال آیا کہ کہیں وہ ہندو اپنا روپیہ نہ مانگ بیٹھے۔ میں اسی خیال میں تھا کہ میرے ایک دوست ملک فتح خاں صاحب گھوڑے پر سوار میرے پاس آئے اور فرمایا کہ میں راولپنڈی جاتا ہوں کیونکہ لارڈ لٹن نے دلّی میں دربار کیا ہے بڑے بڑے رئیس تو دلّی بلائے گئے ہیں اور چھوٹے رئیس راولپنڈی جمع ہوں گے اور انہی تاریخوں میں راولپنڈی میں دربار ہوگا۔ ہم راولپنڈی بلائے گئے ہیں۔ میں نے ان کے کان میں چپکے سے کہا کہ مجھ کو بھی دربار میں جانا ہے انہوں نے کہا کہ یہ گھوڑا ہے آپ اسی پر سوار ہو جائیں۔ اس وقت جس قدر میرے بیمار تھے وہ وہیں بیٹھے رہے اور میں نے گھر میں بھی اطلاع نہیں کی اسی وقت سوار ہو کر چلدیا۔ فتح خاں اور ہم دونوں جب جہلم پہنچے تو وہاں ریل تھی۔ ملک فتح خاں مرحوم تو راولپنڈی چلے گئے میں نے کہا کہ میں تو دلّی جاتا ہوں۔ میرے کپڑے بہت ہی میلے ہو گئے تھے۔ اس لئے میں نے اپنے کپڑے اتار کر ملک عالم خاں تحصیلدار جہلم کا ایک پاجامہ۔ پگڑی اور کوٹ پہن لیا جس کے نیچے کرتہ نہ تھا۔ میں سیر کے لئے نکلا اور ٹہلتا ہوا سٹیشن جہلم پر پہنچا۔ میں نے سٹیشن پر کسی سے دریافت کیا کہ لاہور کا تھرڈ کلاس کا کیا کرایہ ہے معلوم ہوا کہ پندرہ آنہ۔ اس کوٹ کی جیب میں دیکھا تو صرف پندرہ آنہ کے پیسے پڑے تھے۔ میں نے ٹکٹ لیا اور لاہور پہنچا۔ یہاں بڑی گھمسان تھی کیونکہ لوگ دربار کے سبب دہلی جا رہے تھے ٹکٹ کا ملنا محال تھا اور میری جیب میں تو کوئی پیسہ بھی نہ تھا۔ ایک پادری جن سے کسی مرض کے متعلق طبی مشورہ دینے کے سبب میری پہلے سے جان پہچان تھی اسٹیشن پر مل گئے۔ ان کا نام گولک ناتھ تھا۔ انہوں نے کہا کہ آپ کہاں جاتے ہیں ٹکٹ تو بڑی مشکل سے ملے گا۔ میں نے کہا مجھ کو دہلی جانا ہے۔ گولک ناتھ نے کہا میں جاتا ہوں اور ٹکٹ کا انتظام کرتا ہوں چنانچہ وہ گئے اور بہت ہی جلد ایک ٹکٹ دہلی کا لائے۔ میں نے ٹکٹ ان سے لیا اور جیب میں ہاتھ ڈالا تو پادری صاحب کہنے لگے "آپ میری ہتک نہ کریں۔ معاف کریں میں اس کے دام نہ لوں گا اور میں بھی تو دہلی ہی جاتا ہوں رستہ میں دیکھا جائیگا" میں رستہ میں ان کی تلاش کرتا رہا وہ نظر نہ آئے اور دہلی کے اسٹیشن پر بھی باوجود تلاش مجھ کو نہ ملے۔ سٹیشن پر اترا تو عصر کا وقت تھا۔ میں آہستہ آہستہ اس سڑک پر چلا جس پر رؤساء کے خیمے نصب تھے۔ میں غالباً پانچ میل نکل گیا۔ اب چونکہ آفتاب غروب ہونے کو تھا۔ میں نے واپسی کا ارادہ کیا۔ اتنے میں ایک سپاہی جو وہ حضرت منشی جمال دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ملازم تھا دوڑتا ہوا میرے پاس آیا اور کہا کہ آپ کو منشی صاحب بلاتے ہیں۔ انہوں نے آپ کو دیکھ کر مجھے بلانے بھیجا ہے۔ میں نے کہا اب تو وقت تنگ ہے میں کل انشاء اللہ تعالےٰ ان کی خدمت میں آؤں گا اس نے کہا کہ وہ بہت اصرار سے آپ کو بلاتے ہیں۔ میں نے پھر بھی کہا کہ کل آؤں گا۔ اس نے کہا کہ پاس ہی تو ان کا خیمہ ہے۔ آپ ذرا تکلیف کر کے خود ہی ان سے عذر کر لیں۔ جب میں گیا تو وہ حسب عادت بڑی ہی مہربانی سے پیش آئے اور فرمایا کہ میرا ایک نواسہ محمد عمر نام بیمار ہے آپ اس کو دیکھیں۔ میں نے کہا کہ میں کل آ کر اس کو دیکھوں گا۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ آج رات کو یہیں رہیں۔ کل ہم آپ کے مکان پر چلیں گے۔ چنانچہ میرے لئے علیحدہ ایک آرام دہ خیمہ کھڑا کرا دیا اور اگلے روز چونکہ جمعہ تھا۔ انہوں نے یہ سمجھ کر کہ مکان پر جانے سے تو اس کو ہم نے روک لیا ہے راتوں رات ہی میرے لئے کپڑے تیار کرا دئے جو میں نے اگلے روز پہن لئے۔ جمعہ کا وقت آیا تو ہم دونوں جامع مسجد گئے اور نماز پڑھی۔ جس طرف حضرت مظہر جانجاناںؒ ہمارے شیخ المشائخ کی قبر ہے اس طرف کی سیڑھیوں سے وہ اترے وہیں ان کی بگھیاں کھڑی تھیں۔ مجھ سے کہا کہ آپ کا مکان کہاں ہے ادھر چلیں۔ میں حیران مجھ کو سامنے ایک تنگ گلی نظر آئی۔ میں نے کہا ادھر ہے۔ فرمایا اس طرف تو ہماری بگھی نہیں جا سکتی۔ اپنے دو آدمی میرے ساتھ کر دیئے اور کہا کہ اسباب لے آؤ۔ میں ان آدمیوں کو ساتھ لئے ہوئے اس گلی میں پہنچا۔ بلا کسی ارادہ کے چلا جاتا تھا کہ ایک مکان نظر پڑا کہ اس مکان میں بڑی کثرت سے لوگ جاتے ہیں اور آتے بھی ہیں اس مکان میں مخلوق کی اس قدر آمد و رفت دیکھ کر میں بھی بلا تکلف اس مکان میں گھس گیا۔ جب ہم لوگ اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ نیچے ایک بڑا دالان ہے اور اوپر زینہ کے راستہ بالاخانہ پر لوگ جا رہے ہیں۔ میں نے ان سپاہیوں کو تو اس دالان میں بٹھایا اور بلا تکلف سیڑھیوں پر چڑھ گیا۔ اس وقت میرے دل میں ذرا بھی وسوسہ نہ آیا کہ یہ کس کا اور کیسا مکان ہے گویا قدرت کا ایک ہاتھ تھا جو مجھ کو پکڑ کر اوپر لے گیا وہاں کثرت سے آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں بھی ان کی طرف متوجہ ہوا۔ میں نے ان لوگوں میں سے صرف عبید اللہ صاحب ساکن بنت مصنف تحفۃ الہند کو پہچانا۔ مجھ کو دیکھتے ہی وہ بڑے خوشی ہو کر بولے کہ آپ کا آنا تو میرے لئے بڑا ہی مبارک ہوا ہے میرے ساتھ کچھ نوجوان نومسلم ہیں۔ میں اسی فکر میں تھا کہ ان کو کہاں رکھوں اب آپ جیسا انسان اور کون مل سکتا ہے۔ آپ ان کو اپنے یہاں لے جائیے مجھے یقین ہے کہ آپ بڑی مہربانی سے رکھیں گے۔ انہیں نومسلموں میں ہمارے دوست ہدایت اللہ بھی تھے جو بہت کمسن تھے۔ میں نے کہا ہاں میں بخوشی ان کی خدمت گذاری کو موجود ہوں۔ مجھ کو ابھی اپنے مکان پر واپس جانا ہے۔ آپ میرے ساتھ کر دیں مولوی صاحب نے کہا ان کے ساتھ ان کے بستر اور سب ضروری سامان موجود ہے۔ میں نے کہا میرے آدمی نیچے بیٹھے ہیں وہ سب اٹھا کر لے چلیں گے ان کو دے دو۔ ان سپاہیوں سے اسباب اٹھوا کر ہم بخیر و عافیت منشی صاحب کی خدمت میں پہنچ گئے وہ بہت ہی خوش اور احسانمند ہوئے اور ہم سب کو اپنی بگھیوں پر سوار کرا کر کیمپ میں لے آئے۔ میں نے کہا کہ میں تھوڑے ہی دنوں آپ کے پاس رہ سکتا ہوں اور میاں محمد عمر کے دسوں ہے یہ بہت دنوں کے بعد جائے گی اور میں گھر میں اطلاع دے کر بھی نہیں آیا۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ ضرور ٹھہریں اور گھر کے لئے پانسو روپیہ کا نوٹ بھیجدیں۔ میں بہت گھبرایا کہ ہم تو بارہ سو کے مقروض ہو کر نکلے تھے اور یہ تو پانسو ہی دیتے ہیں۔ شاید وہ جگہ نہیں جہاں ہمیں جانا ہے۔ خیر میں نے وہ نوٹ تو اس ہندو کو بھجوا دیا اور گھر میں لکھا کہ آپ مطمئن رہیں تھوڑے ہی دنوں کے بعد منشی صاحب نے سات سو روپیہ اور دیا اور مجھ سے کہا کہ جس طرح ممکن ہو آپ بھوپال تک چلیں۔ میں نے سمجھا کہ میرا قرضہ تو پورا ہو ہی گیا ہے۔ اب جہاں چاہیں جا سکتے ہیں۔

(مرقاۃ الیقین صـــ ۱۲۶ تا ۱۳۱)

## دعائے مغفرت

مکرم میر اکبر خانصاحب ابن ملک عادل شاہ صاحب مرحوم ۲۰۔ اپریل بروز ہفتہ گیارہ بجے شب لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کا جنازہ ان کے آبائی گاؤں غزگی تحصیل چارسدہ میں مکرم شمس الدین خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع پشاور نے پڑھایا۔ جنازہ میں پشاور۔ چارسدہ اور دیگر ملحقہ جماعتوں کے کافی افراد شامل ہوئے۔ مرحوم اپنی نیکی اور اخلاص کی وجہ سے بڑا اثر و رسوخ رکھتے تھے۔ غیر از جماعت افراد بھی تجہیز و تکفین میں بڑی کثرت سے شامل ہوئے۔

مرحوم نے اپنے بعد چھ لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ آپ کا بڑا لڑکا بشیر الدین ٹی۔ آئی ہائی سکول ربوہ کا طالبعلم ہے۔

احباب جماعت سے مرحوم کے بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار محمد اجمل شاہد پشاور)

## درخواست دعا

سید محمد یحیٰ ابن ڈاکٹر سید کرنل محمد یوسف شاہ صاحب مبلغ افریقہ C. S. P کے امتحان میں ۲۸ اپریل سے شامل ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی کامیابی کیلئے دعا فرماویں۔

(خاکسار ڈاکٹر غلام مصطفےٰ ربوہ)

## مجالس خدام الاحمدیہ متوجّہ ہوں

ہمارے رواں مالی سال کی پہلی ششماہی ۳۰۔ اپریل کو ختم ہو رہی ہے تمام مجالس سے التماس ہے کہ انہوں نے مختلف چندہ جات کی جو بھی رقوم اکٹھی کی ہوئی ہیں۔ فوراً مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ یہ رقوم ششماہی جائزہ میں محسوب ہو سکیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

93

# انصاراللہ ضلع لاڑکانہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کے موقع پر

## محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ کا پیغام

### باہم اخوت کے رشتہ کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی کوشش کرو

مورخہ ۱۳ و ۱۴ اپریل کو بمقام مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ کی مجالس انصاراللہ کا جو سالانہ اجتماع منعقد ہوا اس میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا مندرجہ ذیل پیغام پڑھکر سنایا گیا

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بے حد خوشی ہے کہ سندھ میں مجالس انصاراللہ کا دوسرا اجتماع ضلع لاڑکانہ میں بمقام مسن باڈہ منعقد ہو رہا ہے۔ مگر افسوس ہے میں باوجود خواہش کے مرکزی معروفیات کے پیش نظر آپ کے اجتماع میں شامل نہیں ہو رہا۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی اور مجلس انصاراللہ مرکزیہ کی نمائندگی کرینگے اس اجتماع کے لئے مجھ سے پیغام کی خواہش کی گئی ہے۔ چنانچہ آپ کی خواہش کے احترام میں مختصر پیغام درج ذیل ہے۔

فی زمانہ کرہ ارض پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان جس کے نام سے دنیا کانپتی تھی اور جس کی فتح کا جھنڈا ایران میں بھی لہراتا تھا اور اندلس کی سرزمین میں بھی۔ وہ ہر میدان میں فاتحانہ انداز میں داخل ہوتا تھا۔ آج پراگندگی اور انتشار کا شکار ہے۔ اور دنیا میں ہر جہت سے ذلیل وخوار ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمانوں پر ایسا زمانہ کیوں آیا اور اس کی سطوت وجبروت کیوں قائم نہ رہی۔ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایات پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ وہ ایک ہاتھ پر جمع نہ رہ سکے جس کی وجہ سے آج وہ مغلوب ومقہور اور ذلیل وخوار ہیں۔

آخر اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ الحمدللہ کہ ہم احمدی محض خدا تعالےٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر جمع ہوئے اور اتفاق واتحاد کی نعمت سے متمتع ہوئے اسی یکانگت اور اخوت کا نتیجہ ہے کہ ہماری جماعت باوجودیکہ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ دنیا میں وہ انقلاب پیدا کر رہی ہے جو مسلمانوں کے شایانِ شان ہے اور اس کے مبلغ دنیا کے گوشے گوشے میں پھر کر اسلام کے جھنڈے کو بلند سے بلند تر کرنے کی کوشش میں مستغرق ہیں۔ یہ عملی جوش کیونکر پیدا ہوا محض اس لئے کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے طفیل ہم ایک مامور کے ہاتھ پر متحد ہو کر ایک ایسی نئی برادری اور ایک نئی اخوت میں داخل ہو گئے ہیں جو صحیح معنوں میں اسلام کی علمبردار ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں خدا تعالےٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے۔ جس میں امیر غریب بچے بوڑھے جوان ہر قسم کے لوگ شریک ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں۔ اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے غریبوں کی مدد کریں ان کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں۔ گو باپ جدا جدا ہیں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم ص ۳۴۹)

پس میں تمام دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ باہم اخوت کے رشتہ کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے رہیں تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ خدمت دین کر کے اسلام کی فتح کے دن نزدیک لا سکیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین

دوسرا ضروری امر جس کی طرف میں اپنے بھائیوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔ اس کے لئے میں ایک آیت قرآن مجید کی اور ایک اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درج کرنا ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ ایسی واضح اور ظاہر وباہر تعلیم کی روشنی میں مجھے اور کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بڑی صراحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ

یاایھا الذین اٰمنوا اطیعو اللہ و اطیعو الرسول واولی الامر منکم ۝

فرمایا۔ اے مسلمانو! تم اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور پھر ان لوگوں کی اطاعت کرو جو تم میں سے کسی کام پر مامور ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"کوئی قوم اور کوئی جماعت تیار نہیں ہو سکتی جب تک اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے واسطے خاص قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے وہ صدق ووفا کا مادہ نہ ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے وہ صدق ووفا کا نمونہ دکھلایا جس کی نظیر دنیا کی کسی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔

. . . . . . یہی صدق و وفا تھی جس نے ان کو آخرکار بامراد کیا اور اسی طرح میں اب دیکھتا ہوں کہ میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبہ کے مطابق اطاعت کا ایک خاص جوش بخشتا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں۔"

(الحکم ۳۱ جولائی ۱۹۰۲ء)

موجودہ زمانہ میں بغاوت اور سرکشی کے جس طریق کو پسند کیا جا رہا ہے اور اسے آزادی اور حریت کا نام دیا جاتا ہے۔ آپ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے اعلان فرمایا۔

"میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر وبرکت کا منہ نہ دیکھیں۔ پس نیک نیتی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور فرمانبرداری کے رنگ میں خدا اور اس کے رسول کے فرمودہ پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ کہ بہتری اسی میں ہے۔"

(الحکم ۱۲ مئی ۱۸۹۹ء)

ہمیں حضور علیہ السلام کی یہ ہدایات ہمیشہ سامنے رکھنی چاہئیں اور سلسلہ کے عہدیداروں سے ہر طرح تعاون کرتے ہوئے ان کی ہدایات کی تعمیل کرنی چاہیئے۔

اس پر اپنے پیغام کو ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صحیح معنوں میں اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمادے اور جو کمزوریاں ہیں اپنے فضل سے دور کر دے اور احمدیت کی فتح میں ہمارا زیادہ سے زیادہ حصہ ہو۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر! آمین اللّٰھم آمین۔

والسلام

آپ کا بھائی

(مرزا ناصر احمد)

صدر مجلس انصاراللہ

ربوہ

## انصار اللہ ضلع لاڑکانہ کا دوسرا کامیاب سالانہ تربیتی اجتماع

الحمد للہ کہ انصار اللہ ضلع لاڑکانہ کا دوسرا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۱۳-۱۴ اپریل ۱۹۶۳ء کو بمقام مسن بادہ کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ جس میں ضلع لاڑکانہ کی مجالس کے انصار اللہ اور خدام اور اطفال اور لجنہ اماء اللہ نے پوری طرح حصہ لیا۔ یہ اجتماع کل پانچ اجلاسوں پر مشتمل تھا جس میں مکرمی مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ نے بطور مرکزی نمائندہ شرکت فرمائی۔ آپ کے علاوہ جناب امیر صاحب خیرپور ڈویژن ناظم صاحب اعلیٰ انصار اللہ سابق سندھ۔ مکرمی مولوی عبدالرشید صاحب اور مکرمی جہانشاہ محمد عمر صاحب نے بھی شرکت فرمائی اور اپنے خیالات سے حاضرین کو محظوظ فرمایا مکرمی ارشاد احمد صاحب شکیب جیکب آباد مولوی عبدالستار صاحب معلم وقف جدید مولوی محمد نور صاحب۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ انور آباد۔ مکرمی فضل محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مسن بادہ مکرمی علی نواز صاحب چانڈیو اور مکرمی ملک امیر احمد صاحب نے بھی تقریریں کیں۔ خاکسار نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔ اجتماع میں تقریری مقابلہ بھی عمل میں آیا۔ جس میں ۱۰ انصار اللہ و خدام نے حصہ لیا اول دوئم آنے والوں کو انعامات دیے گئے۔ دوستوں نے پوری توجہ اور انہماک سے کاروائی کو سنا اس موقعہ رسالہ انصار اللہ کے بیس ۲۰ نئے خریدار بنائے گئے اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

(خاکسار محمد حیات چوہدری ناظم انصار اللہ ضلع لاڑکانہ)

## مجاہدین دفتر اول تحریک جدید کا استقلال

### دفتر دوئم کے مجاہدین کے لئے لمحہ فکریہ

تحریک جدید کے دفتر اول کے مجاہدین اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۹ سال سے قربانیاں کرتے چلے آ رہے ہیں اور ان کے پائے استقلال میں کوئی فرق نظر نہیں آتا عموماً دیکھا گیا ہے کہ ان میں سے اگر بعض بیماری یا کسی اور وجہ مجبوری کے باعث تحریک جدید کے مالی جہاد سے محروم رہ جاتے ہیں۔ تو وہ حالات استوار ہونے پر تلافی مافات کر دیتے ہیں مثلاً حال ہی میں مولوی عطاء محمد صاحب سابق کارکن صدر انجمن احمدیہ اپنی اہلیہ صاحبہ جو دفتر اول کی مجاہدہ ہیں کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"میری اہلیہ کئی سال سخت بیمار رہ کر صحت یاب ہوئی ہیں۔ بیماری کی وجہ سے کئی سال تک تحریک جدید کا چندہ ادا نہ کر ۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بڑی کوشش کے ساتھ پچھلا سارا بقایا ادا کر دیا ہے"۔

دفتر دوئم کے مجاہدین کو بھی اسی طرح استقلال کا نمونہ دکھانا چاہیئے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ کو دینی و دنیوی نعمتوں سے سرفراز فرمائے اور تاز یست اس نیکی کو جاری رکھنے کی توفیق بخشے آمین۔

(وکیل المال اول)

## احباب جماعت ہشیار رہیں

ایک شخص مسمی راجہ مسعود احمد خاں اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے اور جماعت کے بعد معزز احباب سے اپنا رشتہ بھی بتاتا ہے۔ مختلف جگہوں پر ٹھہر کر احباب جماعت کو دھوکا دے کر روپیہ بٹورتا ہے۔ کئی جگہوں پر واردات کر چکا ہے۔

مثلاً لاہور۔ ملتان وغیرہ۔

حلیہ۔ رنگ گورا۔ قد تقریباً ساڑھے پانچ فٹ۔

عموماً ڈاڑھی مونچھیں منڈاتا ہے۔ شرٹ اور پتلون کا زیادہ استعمال کرتا ہے کشمیر کا رہنے والا ہے۔

(قائمقام ناظر امور عامہ ربوہ)

## امتحان لیکچر لاہور کی تاریخ میں تبدیلی

لجنہ کے زیر اہتمام لیکچر لاہور کے امتحان کی تاریخ میں تبدیلی کر دی گئی ہے تاکہ ایف اے کلاسز کی طالبات فارغ ہو کر امتحان میں شامل ہو سکیں۔ مہربانی کر کے باہر کی لجنات جلد از جلد امتحان دینے والی عورتوں کی فہرست بھجوائیں۔ نیز کسی کو کتاب کی ضرورت ہو تو وہ بھی دفتر لجنہ مرکزیہ سے طلب فرمائیں امتحان ۱۹ مئی بروز اتوار ہو گا۔ پہلا سیپارہ باترجمہ کا امتحان بھی ساتھ ہی ہو گا (سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)



## ضلع ملتان کی احمدی جماعتوں کا دوسرا کامیاب

## سالانہ جلسہ

جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان کا دوسرا سالانہ جلسہ پندرہ ۱۵ و سولہ ۱۶ مارچ ۱۹۶۳ء کو مکرم ملک علی احمد صاحب وامیر جماعت احمدیہ ضلع ملتان کی کوٹھی کے وسیع لان میں منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ اور مہمانان کے طعام اور قیام اور دیگر انتظامات کے لئے منتظمین نے نہایت خوش اسلوبی سے سر انجام دیئے فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ جلسہ گاہ کے لئے ایک وسیع شامیانہ اور کرسیوں کا انتظام تھا مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا اور لاؤڈ سپیکر بھی موجود تھا۔ مستورات کا جملہ انتظام مکرم ملک عمر علی احمد صاحب کی جو من نومسلم بیگم صاحبہ نے نہایت احسن رنگ میں سر انجام دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت عطا فرما دے۔ آمین۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے ضلع ملتان کی تقریباً ۴۲ سے زائد جماعتوں سے ممبران تشریف لائے۔ ضلع ملتان کی جماعتوں کے افراد کے علاوہ خاص دعوت پر اضلاع ڈیرہ غازیخان۔ منٹگمری۔ مظفر گڑھ سے بھی احباب نے شمولیت فرمائی۔ تقاریر کے لئے مرکز سے مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ مکرم میاں عبدالحق صاحب ناظر بیت المال مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ۔ مولوی دوست محمد صاحب اور منٹگمری کے مربی سید عزیز احمد شاہ صاحب کے علاوہ مکرم مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبائی سابق پنجاب نے بھی شمولیت فرمائی۔ ان معززین کے علاوہ مقامی مربیان مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف، مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب بی اے جو واقف زندگی اور خاکسار چوہدری عبداللطیف سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان نے بھی خطاب کیا۔ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیاب رہا۔ اور جملہ حاضرین جلسہ ایک نیا ولولہ اور جوش کا جذبہ لے کر واپس گئے۔ تقاریر میں دیگر اہم موضوعات کے علاوہ سب سے زیادہ زور آئندہ نسل کی تربیت اور احباب جماعت کی اپنی اصلاح پر دیا گیا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار چوہدری عبداللطیف۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان)

## امانت تحریک جدید کے متعلق

### حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت تحریک جدید کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"احباب سلسلہ اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید کے فنڈ میں رکھوائیں میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں"!

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک)

## اصحاب احمد کے متعلق

ذیل کے صحابہ کرام کے سوانح تیار کئے جا رہے ہیں۔ برادر کرم احباب ان کی سیرت کے متعلق اپنے تاثرات خاکسار کو ارسال فرمائیں ممنون ہوں گا۔

۱۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ
۲۔ حضرت نواب عبداللہ خاں صاحب رضی اللہ عنہ
۳۔ حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب رضی اللہ عنہ
۴۔ حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب حلالپوری پروفیسر جامعہ احمدیہ
۵۔ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ

(ملک صلاح الدین ایم اے۔ مؤلف اصحاب احمد قادیان)

# پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

• پیکنگ ۲۵ اپریل ۔ وزیر اعظم چین چو این لائی نے متحدہ عرب جمہوریہ کی انتظامی کونسل کے صدر وگر۔ کمانڈر علی صابری کے اس خیال سے اتفاق کا اظہار کیا کہ چین اور بھارت کے سرحدی جھگڑے کے تصفیہ کے متعلق غیر جانبدار ملکوں کی تجاویز کی حیثیت عدالتی فیصلہ کی نہیں ہے۔ وزیر اعظم چو این لائی نے جنرل صابری کے اعزاز میں دی جانے والی ایک استقبالیہ دعوت میں تقریر کر رہے تھے کہا کہ غیر جانبدار ملکوں نے جو تجاویز پیش کی ہیں بھارت اور چین نے ان کا علیحدہ علیحدہ مفہوم سمجھا ہے۔ اس اختلاف پر دونوں ملکوں میں براہ راست بات چیت ہو سکتی ہے لیکن بھارت براہ راست بات چیت کی بجائے کولمبو تجاویز کے من مانے مفہوم کو عدالتی فیصلہ کی حیثیت سے تسلیم کرانا چاہتا ہے۔ بھارت کا یہ رویہ سرحدی جھگڑے کے پُر امن تصفیہ کی راہ میں رکاوٹ ہے۔

• ۲۵ اپریل ۔ پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ ہم چین سے ایٹمی سائنس میں آگے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ہم ایٹم بم تیار نہیں کریں گے۔ پنڈت نہرو لوک سبھا میں ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔ انہوں نے چین کے ایٹمی تجربے سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ بھارت میں اس قسم کا کوئی دھماکہ ریکارڈ نہیں کیا گیا جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکے کہ چین نے ایٹمی تجربہ کیا ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ چین نے ایٹمی تجربہ کر لیا تو ایشیا میں فوجی صورت حال پر اس کا ضرور اثر ہوگا۔

• راولپنڈی ۲۵ اپریل ۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق کل ذی الحجہ کا چاند نظر نہیں آیا۔ اس لئے عید الاضحیٰ ۵ مئی کو ہوگی۔

• لاہور ۲۵ اپریل ۔ مرکزی جماعت اسلامی کی اطلاع کے مطابق سٹیٹ بنک نے مولانا مودودی کو سفر حج پر جانے کے لئے اجازت نامہ جاری کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

• کراچی ۲۵ اپریل جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم (سیٹو) کے سکرٹری جنرل مسٹر پوتے سارا سین نے کہا ہے کہ بھارت کو سیٹو میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ ان سے دریافت کیا گیا تھا کہ کیا بھارت کو سیٹو کا رکن بنانے کی تجویز زیر غور ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیٹو کی طاقت کا انحصار اس کے رکن ممالک کے تعاون پر ہے اور یہ اتنی ہی مضبوط ہے جتنی کہ اس سے پہلے تھی۔

• عمان ۲۵ اپریل اردن کے دار الحکومت میں مظاہروں اور فائرنگ جج کی لیسوں پر پتھراؤ کے بعد وسیع پیمانے پر گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ عمان کی شاہراہوں پر مسلح فوج گشت کر رہی ہے۔ اور پورا شہر میدان جنگ معلوم ہوتا ہے۔ ادھر شاہ حسین نے اعلان کیا ہے کہ میرے ملک سے فرار ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے پریس کانفرنس کے دوران ان خبروں کی تردید کی کہ وہ اردن سے فرار ہونے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور کہا خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو میں یہ ملک نہیں چھوڑ سکتا۔ شاہ حسین جی کے چہرے سے تشویش کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہو رہی تھی۔ انہوں نے اس کی بھی تردید کی کہ وہ برطانیہ یا کسی اور ملک سے فوج طلب کریں گے۔

• راولپنڈی ۲۵ اپریل ۔ پانچ گھنٹے تک صدارتی کابینہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ۳۱ امور پر غور کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت صدر مملکت محمد ایوب خان نے کی اور اس میں متعدد اہم فیصلے کئے گئے۔ اس کے علاوہ متعدد مسودہ ہائے قانون پر بھی غور کیا گیا۔ جو قومی اسمبلی کے بجٹ اجلاس میں پیش کئے جائیں گے جو فیصلے کئے گئے ان کے مطابق موجودہ پنج سالہ منصوبے کے دوران چینی کی پیداوار تین لاکھ ٹن سالانہ سے بڑھا کر پانچ لاکھ سالانہ کر دی جائے گی۔ افرادی طاقت کی کونسل کو از سر نو تشکیل دیا جائے گا۔ اور نیپال میں پاکستان کا سفارتی مشن قائم کیا جائے گا۔ اور عراق اور یوگوسلاویہ کے ساتھ ثقافتی معاہدے کئے جائیں گے۔ کابینہ نے پاکستان کو معاشرتی تحفظ کی بین الاقوامی ایسوسی ایشن کا رکن بنانے کی توثیق بھی کر دی۔

• واشنگٹن ۲۵ اپریل ۔ امریکہ میں پاکستان کے سفیر عزیز احمد نے امریکی وزیر خارجہ ڈین رسک سے ملاقات کی خیال ہے کہ انہوں نے مسئلہ کشمیر اور بھارت کی فوجی امداد کے بارے میں بات چیت کی۔

• سلہٹ ۲۵ اپریل ۔ تری پورہ سے مسلمانوں کے جبری اخراج کی مزید اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان اطلاعات کے مطابق مسلمان بچوں اور عورتوں کو یا تو مردوں کے بغیر پاکستانی سرحد میں دھکیل دیا گیا ہے۔ یا پھر مردوں کو بیوی بچے چھوڑ کر پاکستان آنے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔

• لاہور ۲۵ اپریل ۔ ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور نے اعلان کیا ہے۔ کہ انٹرمیڈیٹ کا امتحان خوش اسلوبی سے جاری ہے۔ بورڈ کے اعلان میں لیکچرر ایسوسی ایشن کی رابطہ کمیٹی کے چیئرمین کے اس دعوے کو غلط قرار دیا گیا ہے کہ کالجوں کے ۹۵ فیصدی اساتذہ نے امتحان کی نگرانی کا بائیکاٹ کیا۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ سال جبکہ کالجوں کے اساتذہ نے بائیکاٹ نہیں کیا تھا۔ تو بھی مختلف کالجوں نے کل ۱۱۳ اساتذہ کو سپرنٹنڈنٹ مقرر کیا تھا۔ چونکہ امتحان کے باقی مراکز سکولوں کی عمارت میں تھے۔ اس لئے ان سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کو بھی سپرنٹنڈنٹ مقرر کیا گیا تھا۔ اس سال کل ۱۸۵ مراکز ہیں جس میں سے ۱۷ مراکز کالجوں کی عمارات میں ہیں۔ جن میں کالجوں کے ۱۰۵ اساتذہ سپرنٹنڈنٹ کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔

— جھنگ ۲۵ اپریل جھنگ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت محمد علی جالندھری اور نور حسین کا ۳۰ دن کے لئے جھنگ میں داخلہ بند کر دیا ہے۔

# درخواست دعا

مکرم شیخ محمد حسین احمدی چمڑہ منڈی لاہور نے اپنے برادر مرحوم شیخ محمد شفیع صاحب کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا ہے۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنی آغوش رحمت میں خاص مقام عطا فرمائے۔ آمین

(مینیجر)

# کراچی کانفرنس ناکام ہوگئی مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کا چھٹا دور آئندہ ماہ نئی دہلی میں شروع ہوگا

## ہم بات چیت کو طول دینا نہیں چاہتے۔ وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو کا اعلان

کراچی ۲۶ر اپریل پاکستان اور بھارت میں مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے وزارتی کانفرنس ناکام ہوگئی ہے۔ اب مذاکرات کا چھٹا اور غالباً آخری دور پندرہ مئی کو نئی دہلی میں شروع ہوگا۔ پاکستان نے بھارت کو واضح الفاظ میں بتا دیا ہے کہ وہ بات چیت کے اس سلسلہ کو طول دینا نہیں چاہتا۔ نئی دہلی کانفرنس میں مسئلہ کشمیر کے علاوہ دونوں ملکوں میں دوسرے مسائل کے بارے میں بھی بات چیت ہوگی۔ کراچی کانفرنس میں آسام اور تری پورہ سے مسلمانوں کی زبردستی بے دخلی کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا۔ بھارتی وفد کے لیڈر سردار سورن سنگھ نے بتایا ہے کہ پاکستان نے مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے کوئی آخری تاریخ مقرر نہیں کی ہے بلکہ مذاکرات کے دوران اس کا ذکر تک نہ آیا تھا۔

وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور سردار سورن سنگھ میں کل ساڑھے دس بجے قبل از دوپہر مسئلہ کشمیر پر مذاکرات شروع ہوئے۔ دونوں لیڈروں کے ہمراہ چار چار مشیر تھے۔ بات چیت گیارہ بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔

بھارتی وفد کے لیڈر نے اجلاس کے بعد اخبار نویسوں کو بتایا کہ مذاکرات ۱۵ مئی کو نئی دہلی میں پھر شروع کئے جائیں گے اور چھٹا دور بھی تین یا چار دن کا ہوگا۔ سردار سورن سنگھ نے بتایا کہ مذاکرات کے پانچویں دور میں کچھ نئے نظریات پیش کئے گئے تھے جن پر جزوی طور پر بحث بھی ہوئی۔ اب دہلی کانفرنس میں ان نظریات پر بحث کی جائے گی۔

### پاکستان کا امریکہ سے اظہار تشویش

واشنگٹن ۲۶ر اپریل۔ پاکستانی سفارت خانہ کے ذرائع نے بتایا ہے کہ پاکستان نے تصفیہ کشمیر کی عدم موجودگی میں بھارت کو بڑے پیمانے پر فوجی امداد جاری رہنے کے امکان کے خلاف گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ان ذرائع نے بتایا ہے کہ پاکستانی سفیر نے وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی۔ انہوں نے اس ملاقات کے دوران پاکستان کی تشویش کا اظہار کیا۔ وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک سیٹو ممالک کے وزارتی اجلاس میں شرکت کے لئے عنقریب کراچی روانہ ہوں گے۔

### پاکستانی وفد روس روانہ ہوگیا

کراچی ۲۶ر اپریل تیل اور گیس کی ترقیاتی کارپوریشن کا ایک تین رکنی وفد روس کے دورہ پر روانہ ہوگیا کارپوریشن کے ریذیڈنٹ ڈائریکٹر جنرل ضیاء الدین وفد کے سربراہ ہیں اور اس کے دو رکن مسٹر ایم اے مجید اور مسٹر ملک غزنوی ہیں۔ یہ وفد روسی حکومت کی دعوت پر روس جا رہا ہے اور تین ہفتہ کے قیام کے دوران یہاں تیل کے مراکز اور تیل صاف کرنے کے کارخانوں کا معائنہ کرے گا نیز تیل نکالنے کے جدید ترین طریقوں کا مطالعہ بھی کرے گا۔

### سلامتی کونسل میں پرتگال کی مذمت

نیویارک ۲۶ر اپریل اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے پرتگال کے خلاف سینیگال کی شکایت کے بارے میں گھانا اور مراکش کی ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی۔ اس قرارداد میں سینیگال کے ایک گاؤں پر پرتگالی طیاروں کی جانب سے گولیوں کی بوچھاڑ کی مذمت کی گئی تھی۔ سینیگال نے پرتگالی طیاروں کی اس کارروائی کے خلاف اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے شکایت کی تھی۔ قرارداد میں پرتگال سے کہا گیا ہے کہ وہ سینیگال کی خودمختاری کا احترام کرے۔

### پیداوار بڑھانے کا سات نکاتی پروگرام

لائل پور ۲۶ر اپریل صوبائی حکومت نے محکمہ زراعت کے کارکنوں کو ہدایت کی ہے وہ آئندہ فصل خریف میں فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے لئے مشنری جذبہ سے کام کریں حکومت نے اس مقصد کے تحت ایک سات نکاتی پروگرام کا بھی اعلان کیا ہے جس کے تحت ضلعی افسران اور ان کا ماتحت عملہ ایسے اقدامات کرے گا کہ خریف کے زیر کاشت رقبہ میں اضافہ ہو۔ علاوہ ازیں زمینداروں کو اس امر کی بھی تلقین کی جائے گی کہ وہ اعلیٰ اقسام کا چاول اور کپاس کاشت کریں۔

### صحت کے ڈائرکٹوریٹوں کی ازسر نو تنظیم

ملتان ۲۶ر اپریل معلوم ہوا ہے کہ صوبائی حکومت نے صوبہ کے چھ ڈویژنوں میں صحت کے ڈائرکٹوریٹ نئے سرے سے منظم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ صوبائی کابینہ نے اپنے حالیہ اجلاس میں ملتان اور سرگودھا ڈویژنوں پر مشتمل ایک علیحدہ ڈائرکٹوریٹ قائم کیا ہے جس کا ہیڈکوارٹر ملتان میں ہوگا۔

### مغربی نیوگنی سے پاکستانی فوج کی واپسی

جکارتہ ۲۶ر اپریل مغربی نیوگنی میں اقوام متحدہ کی ہنگامی فوج کے پاکستانی دستوں کو بیاک کے مقام پر جمع کیا جا رہا ہے۔ انڈونیشیا آئندہ ماہ مغربی نیوگنی کا کنٹرول سنبھال لے گا اور اس کے بعد پاکستانی دستے انڈونیشی بحری جہازوں میں واپس روانہ ہو جائیں گے۔

### کمشنروں کی چار روزہ کانفرنس

لاہور ۲۶ر اپریل گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں یہاں کمشنروں کی چار روزہ کانفرنس کا افتتاح کریں گے۔ کانفرنس میں اگلے سال کے بجٹ میں شامل کئے جانے والے ترقیاتی پروگرام کا جائزہ لیا جائے گا اس کے علاوہ کانفرنس پندرہ امور پر مشتمل ایجنڈا پر غور کرے گی۔ ان میں سے آٹھ امور ڈویژنل کمشنروں نے اور سات سیکرٹریٹ کے مختلف محکموں نے تجویز کئے ہیں۔

● لاہور ۲۶ر اپریل ثانوی تعلیمی بورڈ نے اعلان کیا ہے کہ انٹرمیڈیٹ پرانے کورس کے جو امیدوار ۱۰ر جون ۶۲ء سے شروع ہونے والے امتحان میں شامل ہوں گے انہیں اکتوبر میں ہونے والے ضمنی امتحان میں وہی سہولتیں حاصل ہوں گی جو دوسرے امیدواروں کو حاصل ہوں گی۔

# بھارتی لیڈر مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کی پرخلوص خواہش نہیں رکھتے

## کیمبل پور میں صدر ایوب کی تقریر

کیمبل پور ۲۶ر اپریل۔ صدر محمد ایوب خاں نے کہا ہے کہ وہ اس حقیقت سے باخبر ہیں کہ بھارتی رہنما مسئلہ کشمیر کے حل کی پرخلوص خواہش نہیں رکھتے۔ لیکن انہیں ایک اور موقع دینے میں کوئی حرج نہیں اور بات چیت کے ذریعہ پیچیدہ بین الاقوامی مسائل کا حل تلاش کرنا تعجب انگیز بھی نہیں۔ صدر نے جو کل یہاں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے اس بات کی تردید کی کہ بنیادی جمہوریتوں کا نظام برطانوی دور حکومت کی یادگار ہے۔

صدر نے کہا کہ موجودہ آئین ایک جمہوری معاشرہ کا ضامن ہے۔ اس کے تحت لوگوں کو تمام بنیادی حقوق دئے گئے ہیں لیکن عوام پر بعض ذمہ داریاں بھی عائد کی گئی ہیں۔ صدر نے کہا کہ ملک نہایت اہم اور نازک مرحلے سے گزر رہا ہے۔ اس صورت حال کا تقاضا ہے کہ محب وطن آگے بڑھیں اور دوسرے محب وطن افراد سے تعاون کریں تاکہ ملک کے داخلی اور خارجی مسائل حل ہو سکیں۔

### بیت المقدس میں فوج اور مظاہرین کے درمیان جھڑپ

عمان ۲۶ر اپریل۔ بیت المقدس میں فوج اور مظاہرین کے درمیان پھر جھڑپ ہوئی۔ فوج نے ایک سو سے زائد افراد کو گرفتار کر لیا۔ اس ہنگامہ میں ہلاک شدگان یا زخمیوں کی تعداد کا پتہ نہیں چل سکا۔ دارالحکومت عمان میں سکون رہا۔ لیکن فوج گشت کرتی رہی۔ شاہ حسین نے کہا ہے کہ اردن کی پارلیمنٹ کے دو رکن جو بیت المقدس کے حلقے سے منتخب ہوئے تھے۔ حالیہ مظاہروں اور ہنگامہ آرائی کے ذمہ دار ہیں۔ شاہ حسین نے یہ انکشاف ان قبائلی سرداروں سے بات چیت کے دوران کیا جو شاہ سے وفاداری کے اظہار کے لئے ان کے محل پر پہنچے تھے۔ دریں اثنا بیت المقدس میں چار گھنٹے کے لئے کرفیو ہٹ گیا۔ لیکن دوکانداروں نے دکانیں بند رکھیں دریں اثنا چار سو برطانوی سیاحوں کی ایک اور جماعت بیت المقدس پہنچی جہاں پہلے ہی سے سینکڑوں برطانوی باشندے موجود ہیں اور سڑکوں پر آزادانہ گھوم پھر رہے ہیں۔

### ضرورت استاد

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے لئے ایک مولوی فاضل اڈیٹی استاد کی فوری ضرورت ہے۔ جو دوست محض مولوی فاضل ہوں۔ اڈیٹی نہ ہوں وہ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ بلکہ اگر کوئی نوجوان استاد نہ ملا تو ممکن ہے عارضی طور پر ریٹائرڈ دوست کو بھی لگا لیا جائے۔

خواہشمند احباب فوراً مجھ سے رابطہ پیدا کریں۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

### ضروری اپیل (بقیہ صفحہ اول)

پورا کرنا چاہیئے سکول کا اپنا بورڈنگ ہاؤس بھی ہے۔ بورڈنگ ہاؤس کے انتظام کو زیادہ مفید اور موثر بنانے کے خیال سے میں نے ذاتی طور پر خود بھی عملہ اور طلبہ کے وسیع المقاصد پروگرام میں روزانہ حصہ لینا شروع کر دیا ہے تاکہ میں طلبہ اور ان کے سرپرستوں کی ہر جائز شکایت دور کر سکوں اور بورڈنگ ہاؤس اپنے قیام کی غرض و غایت پوری کرتا رہے احباب اپنی شکایات اور سکول اور بورڈنگ ہاؤس کی بہتری کے لئے تجاویز مجھے بھجواتے رہیں۔ یہ بھی ایک اہم قومی خدمت ہوگی۔ احباب اس حقیقت کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور اس کے بورڈنگ ہاؤس کا عملہ محض ان کے نونہالوں کی تعلیمی اور تربیتی ضروریات پورا کرنے کے لئے مقرر ہے احباب کو اپنے قومی ادارے کی خدمات سے اپنا حرج اور خرچ کر کے بھی مستفیض ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(خاکسار محمد ابراہیم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

### دعائے مغفرت

چوہدری علی احمد صاحب پٹواری نہر احمد نگر سکنہ ہرسا ضلع گجرات جو ایک نومبائع اور مخلص احمدی دوست ہیں کی اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲ر ۴ر ۶۲ کو وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق فرمائے۔ آمین۔

منصور احمد ظفر سکنہ احمد نگر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷